کے افکار و سوانح پر نئے انداز سے قلم اٹھایا اور ایک قیمتی تحریر رقم کی۔ مزید انھوں نے مولوی صاحب سے حضرتِ مولانا کے درسِ قرآن کے نوٹس بھی حاصل کئے اور پھر ان تمام نوادر کو ایک مربوط مجموعے کی شکل دے کر طباعت کے مراحل میں داخل کر دیا۔ اس تالیف کو تعلیقات و حواشی اور طباعت کے زیور سے آراستہ کرنے کا سہرا ماہر ابوالکلامیات محترم ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری کے سر ہے کتاب ڈاکٹر صاحب سے براہِ راست ۹/۱ علی گڑھ کالونی کراچی، ۷۵۸۰۰ کے پتہ پر خط لکھ کر بھی منگوائی جا سکتی ہے۔

ارمغانِ آزاد

مُرتب و مؤلف ـــــــ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری، قیمت ۶۵/۰۰ روپے، ضخامت ۵۲ صفحات
ناشر ـــــــ ادارہ تحقیقاتِ افکار و تحریکاتِ ملّی پاکستان (کراچی)

اگر آپ سے پوچھا جائے کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ کوئی شخص گیارہ برس کی عمر میں شاعری، انشاپردازی، مقالہ نگاری، بارہ برس کی عمر میں اخبارات و رسائل کی ادارت اور تیرہ برس کی عمر میں علوم دینیہ کی تدریس، ایسے بڑے بڑے کاموں سے عہدہ برآ ہو سکے۔ تو یقیناً آپ فوری طور پر یا قدرے تأمل کے بعد نفی میں سر ہلانا پسند فرمائیں گے۔ لیکن اگر مجھ سے یہی سوال پوچھا جائے تو میں جواب میں نہ صرف بالجزم جی ہاں" کہونگا بلکہ "ارمغانِ آزاد" کو بطورِ ثبوت مستفسر کی نذر کروں گا۔

حضرت مولانا آزاد نے گیارہ سے چودہ برس کی عمر تک شاعری کی۔ اوائل عمر کے انہی تین چار برس کے کلام میں خیال آفرینی، زورِ بیان اور استادانہ ہنرمندی سے مرکب وہ شعریت لہریں لے رہی ہے کہ جس کا تصور کر کے ہی ہمارے آج کے تیس تیس، چالیس چالیس برس کی ریاضت کے مارے ہوئے بعض شعراء عظام خیالات کے بحرِ ناپیدا کنار میں بے اختیار ڈوب مرنا چاہیں گے۔" ارمغانِ آزاد" کے مطالعہ سے حیاتِ آزاد کے اس کم معروف پہلو سے گویا پردہ اٹھ جاتا ہے۔ مؤلف محترم نے مولانا کی شاعری کے ساتھ ساتھ ان کی ابتدائی دور کی نثری کاوشوں کا نادر ذخیرہ بھی شاملِ کتاب فرمایا ہے۔ مؤلف کی محنتِ شاقہ کی اصل داد وہ اجرِ عظیم ہی ہے جو اللہ کے ہاں ان کے لئے محفوظ ہو چکا ہے۔ ذیل میں نمونۂ کلام کے طور پر کچھ اشعار نقل کئے جا رہے ہیں کہ اس سے صاحبانِ ذوق کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ فرما